نقد و نظر

آہ! سیّد ابوبکر غزنوی مرحوم

خوش درخشید ولے شعلہ مستعجل بود

بہاولپور یونیورسٹی کے جوان عمر وائس چانسلر، علوم اسلامیہ کے عالم متبحّر اور صاحبِ دل صوفی سید ابوبکر غزنوی کی بے وقت وفات سے پاکستان کے دینی اور علمی حلقوں میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے وہ مدتوں پورا نہیں ہو پائے گا۔ آپ کا شمار ملک کے ان معدودے چند علماء میں کیا جاتا تھا جو علوم اسلامیہ پر کامل دسترس رکھنے کے علاوہ دورِ جدید کے حالات اور تقاضوں سے بھی پوری طرح آگاہ تھے۔ عصرِ حاضر کے فتنہ ہائے علم و فن کی بیخ کنی کے لئے جس قسم کی معلومات کی فراوانی اور جس قدر وسعت مطالعہ کی ضرورت ہے وہ آپ کے اندر بدرجہ اتم موجود تھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ کا معتدل نکتہ نظر مختلف مکاتیب خیال کے لوگوں میں اس حد تک مقبول تھا کہ آج، ان کی وفات کے بعد، یہ فیصلہ کرنا بھی مشکل ہے کہ وہ مسلمانوں کے کس مکتبِ فکر کے نمائندہ تھے اور خود آپ کا اپنا مسلک کیا تھا۔ یہ وسیع مشربی بہت کم دیکھنے میں آئی ہے۔ ان محاسن کے پیش نظر آپ سے بجا طور پر یہ امید بندھی تھی کہ آپ بہاولپور یونیورسٹی کو صحیح معنوں میں ایک ایسی یونیورسٹی میں تبدیل کر دیں گے جو ملک میں اسلامی تعلیم کا ایک مثالی نمونہ پیش کرے گی لیکن ——

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

غفلت شعاری کے اس دور میں اصلاح معاشرہ کے لئے آپ نے "تحریک احیائے دین" کے نام سے ایک چھوٹا سا حلقۂ تصوف و درویشی بھی قائم کر رکھا تھا جہاں ہر جمعرات کو مجالس ذکر کا بڑی باقاعدگی سے اہتمام ہوتا تھا۔ چند مجالس میں راقم کو بھی شرکت کی سعادت حاصل ہوئی اور ان میں آپ کو سوز و گداز کے خزانے لٹاتے دیکھا۔ اسی تحریک کی طرف سے شائع کردہ چند پمفلٹ بھی نظر سے گزرے، جو اپنے اندر علم و ادب کی چاشنی کے ساتھ ساتھ پند و حکمت کا انمول خزانہ سمیٹے ہوئے ہیں اور یہ سبھی تحریریں سیّد مرحوم کے پاکیزہ قلم کا صدقہ جاریہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم پر اپنی رحمتیں نچھاور کرے اور آپ کی رُوح کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون ط